

12945 - کیا بچہ اٹھا کر طواف کرنے والے کے ذمہ دو طواف ہیں یا کہ ایک ہی طواف کافی ہوگا

سوال

میں نے فریضہ حج ادا کرنے کا عزم کیا ہے اور میرے ساتھ بچہ بھی ہے تو کیا مجھ پر یہ لازم ہے کہ پہلے میں اپنا طواف کروں اور پھر دوسرا طواف بچے کی جانب سے یا میں ایک ہی طواف اور سعی پر اکتفا کر لوں؟

پسندیدہ جواب

الحمد لله :

علماء کرام اس پر متفق ہیں کہ بچے کا حج صحیح ہے ، اور امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے کہ اس سے کفارہ واجب ہونے کا کوئی تعلق نہیں ، اور علماء کرام اس پر بھی متفق ہیں کہ بچے کا یہ اس کا فرضی حج نہیں ہوگا اس لیے بالغ ہونے کے بعد اسے دوسرا حج کرنا ضروری ہے۔

بچے کے حج کی تین حالتیں ہیں :

پہلی حالت : بچہ چلنے پر قادر ہو تو اس حالت میں وہ اپنا طواف خود ہی کرے گا .

دوسری حالت : بچہ چلنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو اور تمیز کرسکتا ہو تو اس حالت میں بچے کو اٹھانے والا اپنی اور بچے کی جانب سے نیت کرے تو ایک طواف اور سعی دونوں کی جانب سے کافی ہے .

تیسری حالت : بچہ بالکل چھوٹا ہو اور تمیز بھی نہ کرسکے تو اس حالت میں بھی اس کا ولی یا بچے کو اٹھانے والا اس کی جانب سے نیت کرے تو دونوں کی جانب سے ایک طواف اور سعی کافی ہوگی ان دونوں کی حالت سوار کے حالت کے قریب ہے .

اور بعض علماء کرام یہ کہتے ہیں کہ پہلے اپنا طواف کرے اور پھر دوسرا طواف بچے کی جانب سے .

لیکن پہلا قول ہی صحیح ہے صحیح مسلم میں مندرجہ ذیل حدیث مروی ہے :

ابن عبینہ ابراہیم بن عقبہ سے وہ کریب مولیٰ ابن عباس سے اور وہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور وہ نبی

اسلام سوال و جواب

نگران اعلیٰ:
شیخ محمد صالح المنجد

کریم صلی اللہ وسلم سے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کوروحاء نامی جگہ پر ایک ایک قافلہ ملا تورسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ کون لوگ ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ مسلمان ، تو وہ کہنے لگے آپ کون ہیں؟ تورسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کارسول ہوں .

توایک عورت نے ایک بچہ نبی صلی علیہ وسلم کے سامنے کیا اور کہنے لگی : کیا اس کا بھی حج ہے؟ تورسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : ہاں اور تجھے اس کا اجر ملے گا . صحیح مسلم (1336) .

اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نہیں فرمایا کہ اپنی اوراس کی جانب سے دوطواف کرنا، اور ضرورت کے وقت سے بیان میں تاخیر جائز نہیں .

ابوحنیفہ رحمہ اللہ تعالیٰ کا یہی مسلک ہے اور ابن منذر نے بھی اسے اختیار کیا ہے اور ابو محمد بن حزم رحمہ اللہ نے اپنی کتاب المحلی (5 / 320) میں کہا ہے کہ ہم بچے کا حج مستحب قرار دیتے ہیں چاہے وہ چھوٹا ہو یا بڑا اس کا حج ہے اور اجر وثواب بھی لیکن یہ حج نفلی ہوگا اور اسے کروانے والے کو بھی اجر وثواب حاصل ہوگا ، اور بچہ بھی احرام والے کی طرح احرام کی ممنوعات سے اجتناب کرے اور اگر وہ کسی ایسی چیز کا ارتکاب کر لے جو اس کے لیے حلال نہیں تو اس پر کچھ لازم نہیں آئے گا، اور اگر وہ طاقت نہ رکھے تو اس کا طواف بھی کیا جائے گا اور اس کا جانب سے رمی بھی کی جائے گی ، اسے (اٹھاکر) طواف کروانے والے کے لیے اپنا ایک ہی طواف کافی ہے .

اس لیے کہ اس اور سوار کے مابین کوئی فرق نہیں اس لیے اٹھانے والے اور جسے اٹھایا گیا ہے دونوں کی جانب سے ادا ہو جائے گا. واللہ اعلم .

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کا کہنا ہے: اگر اٹھانے والے شخص نے اس کی جانب سے جسے اس نے اٹھایا ہوا ہے طواف اور سعی کی نیت کرے تو صحیح قول کے مطابق ادائیگی ہو جائیگی ، کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس عورت کو جس نے بچے کے حج کے متعلق سوال کیا تھا یہ حکم نہیں دیا کہ وہ اس کی جانب سے علیحدہ طواف کرے اگر یہ واجب ہوتا تورسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ضرور بیان کرتے .

دیکھیں: مجموع فتاویٰ الشیخ عبدالعزیز بن باز رحمہ اللہ (5 / 257)

اور شیخ ابن جبرین سے سوال کیا گیا تو ان کا جواب تھا:

جب بچے کا احرام صحیح ہے تو پھر اس کا ولی اس کے بارہ میں مسئلہ ہوگا وہ اسے احرام کے کپڑے پہنائے اور اس

اسلام سوال و جواب

نگران اعلیٰ:
شیخ محمد صالح المنجد

کی جانب سے حج و عمرہ کی نیت کرے اور تلبیہ کہے ، طواف اور سعی میں اس کا ہاتھ تھامے ، اور اگر بچہ عاجز ہو یعنی چھوٹا ہو یا دودھ پیتا ہو تو اسے اٹھانے میں کوئی حرج نہیں اور صحیح یہی ہے کہ بچے کو اٹھانے والے اور جس نے اٹھا رکھا ہے دونوں کی جانب سے ایک طواف ہی کافی ہے .

دیکھیں: فتاویٰ اسلامیة (2 / 182)

واللہ اعلم .